یوم الجمعہ ...... سید الایام تحریر: محمد منشا کاشف

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی فاما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم' بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قال اللہ تعالی فی القرآن المجید : یا ایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذرو البیع ' ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون○

(پارہ نمبر ۲۸ سورہ الجمعہ)

ترجمہ :۔ اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ پکارا جائے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی کرو طرف یاد اللہ کے اور چھوڑو سودا کرنا یہ زیادہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے۔ (ترجمہ : شاہ رفیع الدین)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آذان سنتے ہی اپنی تجارت وغیرہ کو چھوڑ کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہونا ضروری ہے۔ یعنی جمعہ ادا کرنا۔ دوسری آیت میں ہے :

فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ و اذکر اللہ کثیرا العلکم تفلحون○

ترجمہ :۔ پس جب تمام کی جائے نماز پس پھیل جاؤ بیچ زمین کے اور چاہو فضل اللہ سے اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(ترجمہ : مولانا عبدالستار محدث دہلویؒ)

اس آیت میں ذکر ہے نماز جمعہ کے بعد اپنے اپنے گھروں میں اپنے اپنے علاقوں میں جہاں کہیں سے آئے ہو وہاں چلے جائیں اور اللہ کا فضل تلاش کرنے کیلئے ذکر کثیر کریں تاکہ کامیابی اس میں ہے۔ زمین میں پھیل جانے کا یہ مقصد نہیں منڈیوں میں جا کر تجارت شروع کریں اور کاروبار میں مشغول رہ کر نماز

عصر اور دیگر نمازیں بھول جائیں اور اللہ تعالی نے کہا ہے ذکر کثیر سے ہی کامیابی ہو گی۔ پہلی آیت میں ذکر اللہ ہے۔ دوسری آیت میں ذکر کثیر فرمایا ہے اور تیسری آیت میں تجارت اور سوداگری اور کھیل تماشے پر بھی پابندی لگا کر فرمایا:

و اذا راوا تجارۃ او لھوان انفضوا الیھا و ترکوک قائما قل ما عند اللہ خیر من اللھو و من التجارۃ واللہ خیر الرازقین○

ترجمہ:۔ اور جس وقت دیکھتے ہیں سوداگری یا تماشا دوڑے جاتے ہیں طرف اس کی اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو کھڑا' کہہ (اے محمدؐ) جو نزدیک اللہ کے ہے بہت بہتر ہے تماشا اور سوداگری سے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

بعض سلف صالحین نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد خرید و فروخت کرے اسے اللہ تعالی ستر حصے زیادہ برکت دے گا۔ (ابن کثیر) لیکن قرآن مجید نے ذکر کیا ہے کہ جب چند صحابہ تجارت کیلئے آپ کو چھوڑ کر چلے گئے تجارت کی خاطر اور روزی کمانے کی خاطر تو اللہ نے حکم دیا اے پیغمبر! ان سے کہدو بہتر رزق دینے والا اللہ ہے۔ کھیل تماشے اور تجارت میں مشغول ہو کر یاد خداوندی سے غافل نہ ہوں۔ مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوا جمعہ کے دن آذان سے قبل معمولی کاروبار کرکے جلدی نماز جمعہ کی آذان سے پہلے پہلے تیاری کرلیں۔ آذان ہوتے ہی مسجد میں پہنچ جائیں۔ بلکہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے پہلے پہنچنا چاہئے۔ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں۔ یعنی جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مکہ میں قربانی کے لئے اونٹ بھیجے اور جو شخص مسجد میں نماز جمعہ کے لئے دوسرے نمبر پر آتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مکہ میں قربانی

کے لئے گائے بھیجے اور جو اس کے بعد آئے گا اس کی مانند ہے جو دنبہ بھیجے پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس کے مانند ہے جو مرغی بھیجے اور جو اس کے بعد آئے وہ اس کے مانند ہے جو انڈا بھیجے۔ پھر جب امام خطبے کے لئے اٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

نبی کریم ﷺ نے اجر و ثواب کا ذکر کرکے لوگوں کو نماز جمعہ پڑھنے کی ترغیب دلائی اور جو لوگ جمعہ نہیں پڑھتے ان کے گھروں کو آگ سے جلانے کا ذکر کیا مگر مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام جن پر نماز جمعہ فرض نہیں اس لئے گھروں کو آگ نہیں لگائی۔ اور حدیث مبارکہ میں جمعہ کے دن کی فضیلت بیان ہے۔

مسلمانوں کا دن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں اور ہم قیامت میں پہلے ہونے والے ہیں پھر اہل کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ہم کو بعد میں عطا ہوئی ہے۔ پھر یہ دن (جمعہ کا) وہ دن ہے جو ان پر (یعنی کتاب والوں پر) فرض کیا گیا تھا۔ پس انہوں نے اس میں اختلاف کیا اور ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس کی بابت ہدایت فرمائی۔ پس اب دوسرے لوگ (یعنی دوسری قومیں) جمعہ کے معاملہ میں ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے اختیار کر لیا جمعہ کے بعد سینچر (یعنی ہفتہ) کے دن کو اور نصاریٰ نے اختیار کیا سینچر کے بعد (اتوار) کے دن کو۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ یہود اور نصاریٰ نے اس دن کے بجائے ہفتہ اور اتوار کو پسند کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو تنبیہہ کی۔ کونوا قردة خاسئین فرما کر مسلمانوں کو تعلیم دی کہ بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی روز ان کو جنت سے نکالا گیا اسی روز ان کی توبہ قبول ہوئی اسی روز ان کا انتقال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی..... اور جمعہ

کے دن ایک ساعت ہے کہ اگر کوئی بندہ مسلمان اس کو پالے اور اس میں نماز پڑھ کر خدا سے دعا مانگے تو خدا اس کی خواہش کو پوری کر دے گا....

عبد اللہ بن سلامؓ نے کہا وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے اور حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تلاش کرو اس ساعت کو جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد سے آفتاب کے غروب ہونے تک۔ (ترمذی بحوالہ مشکوۃ)

ایک اور روایت میں ہے:

حضرت بردہ بن ابی موسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کے دن کی ساعت کی نسبت یہ فرماتے سنا ہے کہ منبر پر امام کے بیٹھنے سے نماز کے آخر تک کا جو درمیانی وقت ہے اس میں وہ ساعت ہے۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے یہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے۔

معلوم ہوا جمعہ کے دن غروب آفتاب تک دعا کی قبولیت کی گھڑی ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور قرآن مجید نے بھی اس کی تائید فرما دی۔ و ذکر اللہ کثیرا العلکم تفلحون۔ سے واضح ہے۔

جمعہ دونوں عیدوں سے افضل ہے

حضرت ابی لبابہ بن عبد المنذر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

ان یوم الجمعة سید الایام و اعظمها عند الله و هو اعظم عند الله من یوم الاضحی و یوم الفطر ... الخ۔

ترجمہ:۔ جمعہ کا دن خدا کے نزدیک دنوں کا سردار ہے اور ایک بڑا دن ہے خدا کے نزدیک اس کی عظمت عید الفطر اور عید الاضحی کے دنوں سے بھی زیادہ ہے۔ (ابن ماجہ بحوالہ مشکواۃ)

جمعہ کا دن عید کا دن ہے

و عن ابن عباس انه قراء الیوم اکملت لکم دینکم (الایة) و عنده یھودی فقال لو نزلت ھذه الایة علینا لاتخذناھا عیدا فقال ابن عباس فانھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعة و یوم عرفۃ (والترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک یہودی کے سامنے یہ آیات کریمہ پڑھی الیوم اکملت لکم دینکم.... الخ
(یعنی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا) یہودی نے سن کر کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے ابن عباس نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری ہے یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن۔
اور روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

کان یقول لیلة الجمعة لیلة اغر و یوم الجمعة یوم ازھر۔

ترجمہ :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن ایک منور دن۔ (بیہقی بحوالہ مشکوۃ)

و عن عبید بن السباق مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جمعة من الجمع یا معشر المسلمین ان ھذا یوم جعله الله عیدا فاغتسلوا ومن کان عنده طیب فلا یضره ان یمس منه و علیکم بالسواکۃ (رواه مالک و ابن ماجه عنه و ھو عن ابن عباس متصلا)

ترجمہ :۔ حضرت عبید بن السباق مرسلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں یہ فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت خدا نے اس دن کو (جمعہ کو) مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے پس تم جمعہ کو غسل کرو اور خوشبو پاس ہو تو اس کو لگاؤ اور مسواک کو ضروری سمجھو۔ (مالک ابن ماجہ نے عبید سے روایت کیا اور انہوں نے ابن عباس سے متصل روایت کیا ہے۔)

خلاصہ کلام

مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہوا کہ جمعة المبارک کا دن بڑی شان اور عظمت والا ہے اور مسلمانوں کیلئے عید کا دن ہے اور دونوں عیدوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحی سے افضل دن ہے اور اس دن میں دعا قبول ہونے کے لئے ایک گھڑی ہے یہ گھڑی خطبہ جمعہ سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ مختصر وقت ہے علی ھذا القیاس مسلمانوں کو چاہئے دونوں عیدوں میں جس طرح سرکاری چھٹی کرتے ہیں جمعہ کے دن بھی سرکاری چھٹی ہونی چاہئے تقریبا چالیس سال تک پاکستان میں جمعہ کے دن سرکاری چھٹی ہوتی رہی اور نواز حکومت نے آکر جمعہ کے دن کی چھٹی کو بند کر دیا اور اتوار کی سرکاری چھٹی کر دی گئی۔ اتوار کی چھٹی نصاری کی ہے مسلمانوں کے ملک میں عیسائیوں کی مشابہت کرنا اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہے۔

حضور ﷺ کے فرمان سے ثابت ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم فرما کر کہا غیر مسلموں کی مشابہت سے بچنا اسی طرح مسلمانوں کی حکومت انگریزوں کی مشابہت کرکے اور ان کے قانون پر عمل کرکے اللہ اور رسول کو ناراض کرتا ہے۔ جو حکومت قرآن و حدیث سے بغاوت کرتی ہے۔ اللہ تعالی اس پر طرح طرح کے عذاب نازل فرماتا ہے اور ملک پاکستان میں جمعہ کی چھٹی بند ہونے کی وجہ سے دہشت گردی، قتل و غارت، ڈاکہ زنی، غنڈہ گردی اور بدمعاشی کا ہر طرف دور دورہ ہے اور خدا کی ناراضگی نواز حکومت پر یہی وجہ ہے کبھی زلزلہ، آندھیاں، بارشیں ہوتی ہیں۔ اس ملک میں ہر آدمی پریشان ہے۔ معاشیاتی نظام درہم برہم ہے۔ مہنگائی غریب عوام کی کمر توڑ دیتی ہے۔ حکومت ناکام ہو چکی ہے۔

اور کئی مفتیان علماء کرام کہتے ہیں اسلام میں کوئی چھٹی نہیں تو پھر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ اتوار کو کیوں کرتے ہیں اور عید الفطر اور عید الاضحی اور

دیگر ایام میں سرکاری چھٹیاں کیوں کرتے ہیں اور دینی مدارس میں جمعہ کی چھٹی کیوں کرتے ہیں۔ ان علماء کرام سے جو نواز حکومت اور نواز شریف کو امیر المومنین سمجھتے ہیں ان سے چند سوال ہیں :

(1) پاکستان کے علمائے کرام قومی اتحاد کی تحریک میں مرزائیت کی تحریک میں وزیراعظم پاکستان سے جمعہ کی چھٹی کا مطالبہ کیوں کیا تھا ؟ کیا علمائے کرام کا فیصلہ غلط تھا یا اب غلط ہے ؟

(2) پاکستان کے اکثر علماء کرام جمعہ کی چھٹی بند کرنے کی حمایت کیوں کرتے ہیں کیا ان کو امراء سے کچھ معاوضہ مل رہا ہے ؟

(3) دونوں عیدوں میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو کیوں سرکاری دفتروں میں چھٹی ہوتی ہے علماء کرام کو چاہئے صبح عید پڑھا کر جلد دفتروں' سکولوں میں حاضر ڈیوٹی پر پہنچ جائیں ان عیدوں میں صبح آٹھ بجے سے پہلے عید پڑھ کر کالجوں اور سرکاری ملازموں کو چاہئے۔ ان دنوں میں چھٹی کیوں کرتے ہیں کیا یہ اسلامی چھٹیاں ہیں ؟

(4) کیا جمعہ کا دن دونوں عیدوں سے افضل نہیں اس کی مخالفت کیوں ؟

(5) کیا علماء کرام اتوار کے دن کو محبوب رکھتے ہیں اس لئے اسی کی حمایت کرتے ہیں ؟

(6) کیا نواز حکومت کی مخالفت کرنے سے علماء ڈرتے ہیں کہیں ہمارے اوپر آسمان نہ گر پڑے۔

(7) اتوار کی چھٹی منانا نصاریٰ کا دن نہیں ؟

(8) عالمی منڈی کو تجارت وغیرہ اسلام سے زیادہ محبوب ہیں ؟

(9) کیا آپ کا ایمان نہیں کہ اللہ رازق ہے ؟

(10) کیا اسلام کے خلاف حکومت کی مخالفت جائز نہیں ؟ جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق جہاد نہیں ؟